

کرسی پر نماز پڑھنا کب جائز ہے اور کب نہیں؟

دارالافتاء الہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری والدہ کے گھسنوں میں کافی عرصے سے شدید درد ہے، جس کی وجہ سے انہوں نے فتویٰ لیا تھا، تو انہیں سنتیں، نوافل بیٹھ کر (زمین پر سجدہ حقیقی کے ساتھ) پڑھنے کی اجازت ملی تھی، اب دو ماہ پہلے گھسنے میں بہت شدید بل پڑ گیا، تو ڈاکٹر نے کہا ہے کہ گھسنوں میں گیپ ہے، اس لیے آپ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھیں۔ اب تکلیف بہت زیادہ ہے اور فرائض بھی کھڑے ہو کر پڑھنا مشکل ہے اور جو سنتیں وغیرہ زمین پر بیٹھ کر ادا کرتی تھیں وہ بھی چار رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی جاتیں، تکلیف بڑھ جاتی ہے، تو کیا بہت سکھتی ہے کہ نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی؟ اور اگر کوشش کر کے فرائض وغیرہ زمین پر بیٹھ کر سجدے کے ساتھ پڑھ لیں تو سنتیں، اشارے سے پڑھ سکتی ہیں؟ اور کیا رمضان المبارک میں تراویح بھی اشارے سے پڑھنے کی رخصت ہے؟ نیز اگر قضا نمازوں پڑھیں، تو ان کا کیا حکم ہوگا؟ مخصریہ کہ والدہ کی کوئی ایک مخصوص کیفیت نہیں ہے، بلکہ کبھی کچھ قیام کر لیتی ہیں، تو کبھی مشکل ہو جاتی ہے اور کسی وقت زمین پر سجدہ کر لیتی ہیں اور کبھی زمین پر سجدہ بھی نہیں ہوتا، بلکہ اشارے سے نماز پڑھ سکتی ہیں۔

جواب

بیان کردہ تفصیلات کے مطابق چونکہ آپ کی والدہ کی ایک مخصوص حالت نہیں، لہذا ان کے لیے مختلف احوال میں مختلف احکام ہوں گے، جو با تفصیل بیان کیے جا رہے ہیں:

اگر آپ کی والدہ زمین یا زمین پر رکھی ہوئی ایسی سخت چیز جس کی اونچائی بارہ انگل (19 انچ) سے زیادہ نہ ہو، اس پر بھی سجدہ نہ کر سکتی ہوں یا سجدہ تو کر سکتی ہوں، لیکن اس طرح سجدہ کرنے سے ناقابل برداشت تکلیف ہوگی یا مرض بڑھ جائے گا یادیر سے اچھا ہوگا، تو اس صورت میں وہ فرائض و واجبات، سنن و نوافل اور اداؤ قضاہ طرح کی نماز کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے ادا کر سکتی ہیں۔

اور اگر وہ زمین پر یا زمین پر رکھی ہوئی ایسی سخت چیز جس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو، اس پر سجدہ کر سکتی ہوں، تو اس کی دو صورتیں ہوں گی:

(1) جن نمازوں میں قیام فرض ہے (یعنی فرض، واجب اور سنت فخر) ان میں جتنی دیر قیام کر سکتی ہوں، اتنا قیام کریں، اگر خود کھڑی نہ ہو سکتی ہوں، عصایادیوار وغیرہ کے سہارے کھڑی ہو سکتی ہوں، تو جتنی دیر اس طرح کھڑا ہونا ممکن ہو، اتنا دیر قیام فرض ہوگا، حتیٰ کہ تکلیف تحریکہ ہی کھڑے ہو کر کہنے کی قدرت ہو، تو اتنا ہی قیام فرض ہوگا، پھر جب قیام پر قدرت ختم ہو جائے، تو کرسی پر بیٹھ کر نماز جاری

رکھیں اور سجدہ زمین پر کریں اور جب زمین پر سجدہ کی بھی قدرت نہ رہے یا اس سے تکلیف یا مرض بڑھ جانے یادیں سے اچھا ہونے کا صحیح
اندیشہ ہو، تو کرسی یا زمین پر جیسے آسانی ہو، پیٹھ کراشارے سے بھی بڑھ سکتی ہیں۔

(2) اور جن نمازوں میں قیام فرض نہیں (یعنی سنت فخر کے علاوہ تراویح یا دیگر سنن و نوافل) ان میں ابتداء ہی کرسی یا زمین پر جیسے آسانی
ہو، پیٹھ کر نماز پڑھ سکتی ہیں، لیکن جب تک زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت ہو، زمین پر ہی سجدہ کرنا ہو گا اور جب زمین پر سجدہ کرنے کی بھی
قدرت نہ رہے یا اس سے تکلیف یا مرض بڑھ جانے کا صحیح اندیشہ ہو، تو رکوع و سجود کے لیے اشارہ بھی کر سکتی ہیں۔
یاد رہے! اشارے سے سجدہ کرنے کی تمام صورتوں میں جب سجدے کا اشارہ کریں، تو سجدے میں رکوع کی بُنْسِبَت سر زیادہ جھکائیں،
اگر سجدے کے لیے رکوع سے زیادہ سر نہ جھکایا، تو نماز نہیں ہوگی۔

حقیقی سجدے پر قدرت ہو، تو بقدر قدرت قیام فرض ہے اور جب سجدے پر قدرت ہی نہ ہو تو اشارے سے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں، چنانچہ
صحیح بخاری، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، مسند احمد، سنن الحبری للیہیقی وغیرہ اکتب احادیث میں ہے، واللہ عزوجلّ علّه
حسین رضی اللہ عنہ قال: کانت بی بواسین، فسألت النبي صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاة، فقال: صل قائماً، فإن لم تستطع
فقاعداً، فإن لم تستطع فعلى جنب۔ ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر
کا مرض تھا، تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے (اس مرض میں) نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر تمہیں اس کی طاقت نہ ہو، تو پیٹھ کر پڑھو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو، تو
کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھو۔ (صحیح البخاری، أبواب تقصیر الصلاة، جلد 1، صفحہ 376، مطبوعہ دمشق)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت علامہ بدر الدین عین حقیر حنفیۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: ”وبهذا
الحدیث استدل أصحابنا أن المريض إذا عجز عن القيام صلی قاعداً يرکع ويسلام، فإن لم يستطع الرکوع والسلام أو ما
إيماء قاعداً، يجعل سجوده أخفض من رکوعه... وأما كيفية القعود فيما إذا صلی قاعداً فيحسب طاقته وتمكنه. اختلف
أصحابنا في حد المرض الذي يبيح الصلاة قاعداً... وأصح الأقوایل: أن يلحقه ضرر بالقيام، وإذا كان قادرًا على بعض القيام
دون تمامه كيف يصنع؟ قال الفقيه أبو جعفر: يؤمر بآئین يقوم مقدار ما يقدر، فإذا عجز قعد، حتى إذا كان قادرًا على أن يكبر قائمًا
ولا يقدر على القيام للقراءة، أو قادرًا على القيام ببعض القراءة دون تمامها، قالوا: يؤمر بآن يكبّر قائمًا ويقرأ ما يقدر عليه قائمًا، ثم
يقطع إذا عجز. وبهأخذ شمس الأئمة الحلواني“ ترجمہ: اسی حدیث سے ہمارے فقہائے احباب نے استدلال کیا ہے کہ مرض

جب قیام سے عاجز ہو، تو پیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرے، اگر رکوع و سجود کی بھی طاقت نہ ہو، تو پیٹھ کراشارے سے پڑھے اور
سجدے کو رکوع سے زیادہ پست کرے۔ اور رہا پیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں پیٹھنے کا طریقہ تو وہ اس کی طاقت اور قدرت کے مطابق
ہو گا۔ ہمارے فقہائے اس مرض کی حد میں اختلاف ہے جو پیٹھ کر نماز پڑھنے کو جائز کرتا ہے، اصح قول یہ ہے کہ قیام کے ساتھ نماز پڑھنے
میں ضرر لاحق ہو (تو پیٹھ کر نماز پڑھنے کی رخصت ہوگی)۔ اور اگر وہ شخص قیام کے کچھ حصے پر قادر ہو، نہ کہ مکمل پر تو وہ کیا کرے؟ فقہیہ ابو
جعفر نے فرمایا: اس کو حکم دیا جائے گا کہ جتنے قیام پر قادر ہو، اتنا قیام کرے، پھر جب عاجز ہو جائے تو پیٹھ جائے، یہاں تک کہ اگر وہ

کھڑے ہو کر صرف تکبیر تحریمہ کہہ سکتا ہوا اور کھڑے ہو کر قراءت نہ کر سکتا ہو، یا قیام کے ساتھ کچھ قراءت کر سکتا ہو، مکمل کی قدرت نہ ہو، توفیق ہائے کرام نے فرمایا: اسے حکم دیا جائے گا کہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہہ اور جتنی قراءت کھڑے ہو کر کرنے پر قادر ہے کرے، پھر جب عاجز آجائے تو بیٹھ جائے اور اسی کو شمس الاتہمہ امام حلوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اختیار کیا۔ (شرح سنن آبی داود للعینی، کتاب الصلاة، باب فی صلۃ القاعد، جلد 4، صفحہ 225، 226، مطبوعہ ریاض)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”اذ اعجز المريض عن القيام صلی قاعداً يركع ويسبّد كذا فی الهدایة... ولو كان قادرًا على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتى اذا كان قادرًا على ان يكابر قائما... يؤمر بان يكابر قائما... وان عجز عن القيام الركوع والسجود وقدر على القعود يصلی قاعداً بآيماء ويجعل السجود لأخض من الركوع“ ترجمہ: جب مریض قیام سے بالکل عاجز ہو جائے، تو بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے، جیسا کہ ہدایہ میں ہے اور اگر مکمل قیام پر قدرت تو نہ ہو، لیکن بعض قیام پر قادر ہو، تو اسے حکم دیا جائے گا کہ جتنے پر قادر ہے اتنا قیام کرے، یہاں تک کہ اگر وہ صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے پر قادر ہو، تو اسے حکم دیا جائے گا کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے (پھر بیٹھ جائے) اور اگر کوئی شخص کھڑے ہونے اور رکوع و سجدہ کرنے سے عاجز ہو جائے اور بیٹھنے پر قادر ہو تو ایسا شخص بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز پڑھے اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے پست رکھے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، کتاب الصلاة، صفحہ 149، 150، مطبوعہ کوٹہ)

رکوع و سجود دونوں پر قدرت نہ ہو یا صرف سجدہ پر قدرت نہ ہو، تو قیام ساقظ ہو جاتا ہے، چنانچہ تنویر الابصار و درختار میں ہے: ”(وان تعذر) ليس تعذرهما شرط اهل تعذر السجود كاف (أو ما قاعدا) وهو أفضل من الایماء قائما (ويجعل سجوده لأخض من رکوعه) لزوما“ ترجمہ: اور اگر رکوع و سجود دونوں نہیں کر سکتا، بلکہ دونوں پر قدرت نہ ہونا شرط نہیں، صرف سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہونا ہی کافی ہے، تو (اگر سجدہ پر قدرت نہ ہو، تو بھی) بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا، کھڑے ہو کر اشارہ کر کے پڑھنے سے افضل ہے اور اس صورت میں سجدے کے اشارے کو رکوع سے پست رکھنا ضروری ہے۔ (تنویر الابصار و درختار، جلد 2، صفحہ 684، 685، مطبوعہ کوٹہ)

سنن فخر کے علاوہ سنن و نوافل میں قیام کی رخصت ہے، لیکن زمین پر سجدہ کی قدرت ہو، تو اس کی رخصت نہیں، چنانچہ بدائع الصنائع، بحر الرائق اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کتب فقہ میں ہے، واللفاظ للبحر: ”ان المتنفل يتخير بين القيام والقعود ولا يتخير بين الایماء والسجود“ ترجمہ: نفل پڑھنے والے کو قیام اور قعود میں اختیار ہے، لیکن اشارہ اور سجدہ میں اختیار نہیں۔ (بحر الرائق، کتاب الصلاة، جلد 1، صفحہ 387، مطبوعہ دارالکتاب الاسلامی)

فتاویٰ تاتار خانیہ میں ہے: ”لوصلی التطوع بالایماء من غير عذر لا يجوز لعدم ارکان الصلاة“ ترجمہ: اگر کسی نے بلا عذر نفل نماز اشارہ سے پڑھی، تو یہ جائز نہیں، کیونکہ اس میں نماز کے اركان مکمل نہیں ہوتے۔ (فتاویٰ تاتار خانیہ، جلد 1، صفحہ 399، مطبوعہ بیروت)

حالتِ مرض میں نماز کی صورتوں کو بالتفصیل بیان کرتے ہوتے امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”آج کل بہت جہاں ذرا سی بے طاقتی مرض یا کبر سن میں سرے سے بیٹھ کر فرض پڑھتے ہیں، حالانکہ

اولاً: ان میں بہت ایسے ہیں کہ ہمت کریں تو پورے فرض کھڑے ہو کر ادا کر سکتے ہیں، اور اس ادا سے نہ ان کا مرض برپا ہے نہ کوئی نیا مرض لاحق ہونے گر پڑنے کی حالت ہونہ دوران سر (چکر آنا) وغیرہ کوئی سخت الم شدید ہو، صرف ایک گونہ مشقت و تکلیف ہے جس سے بچنے کو صراحت نمازیں کھوتے ہیں۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ وہی لوگ جنہوں نے محلہ ضعف و مرض فرض بیٹھ کر پڑھے اور وہی با توں میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اتنی دیر میں دس بارہ رکعت ادا کر لیتے، ایسی حالت میں ہرگز قعود کی اجازت نہیں، بلکہ فرض ہے کہ پورے فرض قیام سے ادا کریں۔ کافی شرح وافي میں ہے: ان لمحے نوع مشقت لم بجز ترك القيام (اگر اسے کچھ مشقت لاحق ہو تو قیام ترک کرنا جائز نہ ہوگا)۔“

ثانیاً: مانا کہ انہیں اپنے تجربہ سابقہ، خواہ کسی طبیب مسلمان حافظ عادل مستور الحال غیر ظاہر الفتن کے اخبار، خواہ اپنے ظاہر حال کے نظر صحیح سے جو کم ہمتی و آرام طلبی پر مبنی نہ ہو، بطن غالب معلوم ہے کہ قیام سے کوئی مرض جدید یا مرض موجود شدید و مدید ہوگا، مگر یہ بات طول قیام میں ہوگی، تھوڑی دیر کھڑے ہونے کی یقیناً طاقت رکھتے ہیں تو ان پر فرض تھا کہ جتنے قیام کی طاقت تھی اتنا ادا کرتے، یہاں تک کہ اگر صرف اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہہ سکتے تھے تو اتنا ہی قیام میں ادا کرتے، جب وہ غلبہ ظن کی حالت پیش آتی تو بیٹھ جاتے، یہ ابتداء سے بیٹھ کر پڑھنا اب بھی ان کی نماز کا مفسد ہوا۔

ھاتھاً: ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی اپنے آپ بقدر تکبیر بھی کھڑے ہونے کی قوت نہیں رکھتا مگر عصا کے سہارے سے یا کسی آدمی خواہ دیوار پر تکیہ لگا کر کل یا بعض قیام پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے کہ جتنا قیام اس سہارے یا تکیہ کے ذریعے سے کر سکے بجالائے، کل تو کل یا بعض تو بعض، ورنہ صحیح مذہب میں اس کی نمازنہ ہوگی۔... یہ سب مسائل خوب سمجھ لیے جائیں، باقی اس مسئلہ کی تفصیل تام و تحقیق ہمارے فتاویٰ میں ہے جس پر اطلاع نہایت ضرور و اہم کہ آج کل ناواقفی سے جامل توجہ میں بعض مدعاہ علم بھی ان احکام کا خلاف کر کے ناقص اپنی نمازیں کھوتے اور صراحت سر تکب گناہ و تارک صلوٰۃ ہوتے ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 160، 161، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: ”کھڑا ہو سکتا ہے، مگر کوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً: حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بھے گا، تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے، بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے، پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے۔۔۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے۔۔۔ اور سجدہ کے لیے زیادہ سر نہ جھکایا تو ہوا ہی نہیں۔“ (بخار شریعت، جلد 1، صفحہ 721، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِعَرَّوْجَلٍ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مجيب : مفتى محمد قاسم عطارى

فونى نمبر : FSD-9774

تاریخ اجراء : 11 شعبان المعنظم 1447ھ / 31 جنوری 2026ء



Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



Dar-ul-ifta AhleSunnat



[daruliftaaahlesunnat](#)



feedback@daruliftaaahlesunnat.net



[DaruliftaAhlesunnat](#)